سوال

(154) نبی اکرم ﷺ کی تین دعاؤں کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے؟

(سَأَلتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثَلاث خِصالٍ فَأَعطانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَني واحِدَةً، سَأَلت رَبِّي أَن لا يُهْلِكَنا بِما أَهلَكَ بِهِ الأُمَمَ فَأَعطانِيها، فَسَأَلتُ رَبِّي عَزَّوَجَل أَن لا يُظهِرَ عَلَينا عَدُوًّا مِن غَيرِنا فَأَعطانِيها، فَسَأَلتُ رَبِي أَن لا يَلْبِسَنا شِيَعاً فَمَنَعَنِيها؟)

میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں، اس نے مجھے دو چیزیں دے دیں اور ایک نہیں دی۔ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ ہمیں ان عذابوں کے ذریعے ہلاک نہ کرے جن کے ذریعے اس نے سابقہ امتوں کو تباہ کیا تھا۔ اس نے میری یہ درخواست قبول فرمائی۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ہم پر غیروں میں سے کسی دشمن کو مسلط نہ کرے، اللہ نے یہ چیز بھی عنایت فرمادی اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ہمیں فرقوں میں تقسیم نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے نہیں دی۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہما نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اور کہا ہے: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔'' امام نسائی رضی اللہ عنہما نے بھی اسے راویت کیا ہے اور مذکورہ بالا الفاظ سے روایت کے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔[1]

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے تین باتوں کی دعا فرمائی 'ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو اس طرح تباہ نہ کرے، جس طرح سابقہ امتیں مختلف عذابوں سے ہلاک ہوئیں مثلاً پانی میں غرق ہو کر، تیز آندھی کی وجہ سے، زلزلہ کے ذریعے، آسمان سے پتھر برسا کر دوسری دعا یہ فرمائی کہ غیر مسلم دشمن ان پر اس طرح غالب نہ آجائیں کہ انہیں بالکل ختم کردیں اور تیسری دعا یہ فرمائی کہ وہ خواہشات نفس کی وجہ سے آپس میں اختلاف کرکے مختلف گروہ اور پارٹیاں نہ بن جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ ''اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے پہلی دو دعائیں قبول فرمالیں اور تیسری دعا کسی حکمت کی بنا پر قبول نہیں فرمائی۔ وہ حکمت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

[1] صحیح مسلم حدیث: ۲۸۸۹، ۔ ۲۸۹۔ جامع ترمذی حدیث: ۲۱۷۷، ۲۱۷۶۔ سنن ابی داؤد حدیث: ۴۲۵۲۔ سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۹۵۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 166

محدث فتویٰ